نقش آغاز

مولانا محمد ابراہیم فانی

امریکہ کے ڈرامائی صدارتی انتخابات سے عالم اسلام کو کسی خیر کی توقع نہیں رکھنی چاہیے

ع ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

ماہ رواں کے پہلے عشرہ میں تمام دنیا کی نظریں امریکی صدارتی انتخابات پر مرکوز رہیں اور ان انتخابات نے تمام دنیا کی نگاہیں اپنی طرف متوجہ کر لی تھیں جس میں ڈیموکریٹک پارٹی کے یہودیت نواز نائب صدر اور موجودہ صدر کلنٹن کے پسندیدہ امیدوار الگور اور ری پبلکن پارٹی کے نامزد کردہ امیدوار جارج ڈبلیو بش کے درمیان کانٹے دار مقابلے کی توقع تھی۔ چنانچہ پولنگ کے دن عالمی میڈیا ان انتخابات کے نتائج کے لئے دنیا کے کروڑوں عوام کی طرح بے چین تھی لیکن کسے معلوم تھا کہ ان انتخابات کے انعقاد میں بزعم خود سپر پاور کی رسوائی مقدر ہے۔ دنیا نے دیکھا کہ ان انتخابات نے امریکہ کو تمام عالم میں ایسا ذلیل کر دیا کہ شاید امریکی عوام نے یہ تصور بھی نہیں کیا ہو بہر حال یہ گردش زمانہ اور فلک پیر کی نیرنگیاں ہیں جس پر قابو پانا انسان کے بس کی بات نہیں گو کہ اب یہ بات واضح نہیں کہ عالم اسلام اور پاکستان کے متعلق جارج بش کی پالیساں کیا ہونگی۔ لیکن عمومی طور پر اور پھر امریکہ میں مقیم مسلمانوں نے متعصب یہودی نائب صدر الگور کے مقابلہ میں جارج بش کو ترجیح دی اس کی چند وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ یہ کہ اخباری رپورٹوں اور اطلاعات کے مطابق امریکہ کے سرمایہ داروں کا مشرق وسطی میں تیل کے کاروبار میں کثیر سرمایہ پھنسا ہوا ہے اسی لئے ری پبلکن پارٹی اقتدار میں آکر اسرائیل کی حمایت میں اتنا تجاوز نہیں کرے گی جیسا کہ ڈیموکریٹک پارٹی نے اس کا مظاہرہ کیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ الگور کے نائب یہودی پس منظر رکھنے والا سینٹر لیبر مین نے مسلمان ووٹروں کو برگشتہ کیا تھا۔ تیسری وجہ یہ کہ امریکہ کی خاتون اول ہیلری کلنٹن نے مسلمانوں کی طرف سے جمع شدہ چندہ واپس کیا تھا۔ اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ مسجد کے خطباء نے مسلم کمیونٹی کو بش کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کی تھی اس کا نقد نتیجہ تو یہ نکلا کہ امریکہ کے چار سینٹر جو کہ اسرائیل کے زبردست حمایتی تھے اپنی نشستوں سے محروم ہوگئے۔

یہود کی سرشت میں سازشیں اور شرارتیں خون کی طرح سرایت کر گئی ہیں چنانچہ جب ابتدائی نتائج سامنے آنے لگے تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جارج بش ہی امریکہ کے آئندہ صدر ہوں گے۔ اور یہ یہودیوں اور صیہونی لابی کیلئے انتہائی حوصلہ شکن اور قابل مرگ بات تھی چنانچہ انہوں نے اپنی جبلت کے مطابق سازش کر کے اس جیت کو ہار میں بدلنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے اور ابتداء میں جبکہ الگور نے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے جارج بش کو مبارکباد دی تھی۔ وہ اس سے مکر گئے اور ریاست فلوریڈا کے نتائج تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے دوبارہ گنتی پر تل گئے اور ہاتھوں سے گنتی کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ عدالتوں پر یہودیوں نے دباؤ ڈال کر ان سے الگور کا یہ مطالبہ تسلیم کروالیا۔ اور یوں ریاست فلوریڈا کے ووٹوں کی گنتی ہاتھوں سے شروع ہو گئی۔ جارج بش نے اس گنتی کے خلاف عدالت میں اپیل دائر کر دی۔ بہر حال یہ ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔

آج امریکی صدارتی انتخابات کی مضحکہ خیز صورت حال نے امریکہ کو تمام دنیا کے سامنے ننگا کر دیا۔ اور کمپیوٹر سائنس و ٹیکنالوجی اور دوسرے جدید ایجادات پر فخر و ناز کرنے والوں کا گھمنڈ اور غرور خاک میں مل گیا ہے۔ اور اب وہ خود ان مشینی آلات سے بیزار نظر آتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں یہ انتخابات ایک عظیم ڈرامے کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

ڈبلیو بش کی کامیابی کی صورت میں اگر چہ ایک طرف یہ بات خوش آئند ہے کہ امریکہ کی اکثریت نے یہودی تسلط کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے تاریخ ساز فیصلہ دیا۔ کیونکہ امریکہ یہودیت اور صیہونیت کے شکنجے میں بری طرح جکڑا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام امن پسند قومیں امریکہ کو اسرائیل کی حمایت اس کے ظلم و ستم پر مبنی پالیسی اور فلسطینی عوام پر بے پناہ مظالم کے باوجود اسرائیل کو امداد فراہم کرنا اور خود امریکہ میں یہودی تسلط کو اچھا نہیں سمجھتیں لیکن امریکی حکمرانوں نے ان تمام زمینی حقائق سے صرفِ نظر کیا۔ مگر دوسری طرف یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ امریکہ میں ایک شخص کے بدلنے سے کوئی بڑا انقلاب نہیں آسکتا۔ اسلئے کہ وہاں پر پالیسی سازِ ادارے ہیں جن کا کنٹرول بہر حال یہودی لابی کے ہاتھ میں ہے پھر یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اگر ایک جانب یہودی ہیں تو دوسری طرف نصاریٰ اور یہ دونوں قومیں مسلمانوں کی دشمن ہیں لہذا ان سے عالم اسلام اور پاکستان کو کسی قسم کی خیر کی توقع رکھنا محال ہے البتہ ان کے مابین اختلاف اور ان کے تشتت شمل کے لئے کوشاں رہنا چاہیے تاکہ یہ ظالم قوتیں آپس میں مشت و گریباں ہو کر مسلمان ان کے مظالم سے محفوظ ہو جائیں۔ ان ڈرامائی انتخابات سے ایک اور بات بھی عیاں ہو گئی کہ امریکہ جو اپنے آپ کو جمہوریت کا بہت بڑا چیمپئن سمجھتا ہے اور ہر وقت جمہوریت کا راگ الاپ رہا ہے میں پولنگ کے دوران جو بے ضابطگیاں ہوئیں اور دھاندلی کی جو مثالیں سامنے آئیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دوسروں کو